احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 30 نومبر 2011ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 30 نومبر 2011ء 4 محرم 1433 ہجری 30 نبوت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 270

سیرت حسینؓ کا خلاصہ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ عالم وفاضل، بہت روزہ رکھنے والے بہت نمازیں پڑھنے والے، حج کرنے والے، صدقہ دینے والے اور تمام اعمال حسنہ کثرت سے بجالانے والے تھے۔ انہوں نے کئی حج پیدل جا کر کئے۔

(اسدالغابہ جلد2 ص20 ابن اثیر جزری)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 545)

تقویٰ کے لئے قیام نماز ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز قائم کرو۔ اور نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ باجماعت نماز کی ادائیگی کرو۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی (بیوت الذکر) کو آباد کریں اور پانچ وقت نماز کے لئے (بیوت الذکر) میں آئیں۔ اور نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی (بیوت الذکر) میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ اور ہماری (بیوت الذکر) اتنی زیادہ نمازیوں سے بھرنی شروع ہو جائیں کہ چھوٹی پڑ جائیں۔ خدا کرے کہ ہم اُس کے عابد بندے بن سکیں۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔“

(خطبات مسرور جلد2 ص229)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

گلاب انگلش کٹ کی تازہ ورائٹی

(گلشن احمد نرسری ربوہ)

گلاب انگلش کٹ کی تازہ ورائٹی خوبصورت رنگوں میں گلشن احمد نرسری میں دستیاب ہے۔ اپنے باغیچوں کو خوبصورت پھولوں سے سجانے کیلئے تشریف لائیں۔ موسم سرما کے خوبصورت پھولوں کی پنیریاں نسٹریشیم، کاس ماس ایلیسم، گیندا، فلاورنگ کیل، جعفری وغیرہ دستیاب ہیں۔

شادی اور دیگر تقاریب کے مواقع پر تازہ پھولوں کے سٹیج کی خوبصورت سجاوٹ کیلئے نرسری تشریف لائیں اور پہلے سے تیار کئے گئے سٹیج کی تصاویر دیکھ کر اپنی پسند کے مطابق اپنا آرڈر بک کروائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

نظارت تعلیم کے انعامی سکالرشپس 2011ء

نظارت تعلیم میں تا حال موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق کوائف شائع کئے جا رہے ہیں۔ جو طلباء ان سکالرشپس میں شامل ہونے کے خواہشمند ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ اپنی درخواستیں مکرم صدر صاحب جماعت/مکرم امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 31 دسمبر تک دفتر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوا دیں۔

جنرل سکالرشپس

یہ سکالرشپس پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو دیئے جاتے ہیں۔ ان کیلئے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔ تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں۔ خواہ بورڈ/ادارہ میں کوئی پوزیشن نہ ہو۔

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب علم/طالبہ	ولدیت	حاصل کردہ نمبر (%)	بورڈ/ادارہ
1	سائنس گروپ	نائمہ داؤد	داؤد احمد منصور	97.24	فیڈرل
1	جنرل گروپ	کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی			

صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ

1	پری انجینئرنگ	انعم محمود	محمود اقبال	88.36	سرگودھا
1	پری میڈیکل	ازکی احمد	سہیل محمود	91.09	فیڈرل
1	جنرل گروپ	راجا اطہر قدوس	راجا عبدالقدوس	84.64	فیصل آباد

خورشید عطاء سکالرشپ

2	پری انجینئرنگ	شکیب احمد	منظور احمد	87.82	فیصل آباد
2	پری میڈیکل	عطیۃ الحی	ناصر احمد	91.00	سرگودھا
2	جنرل گروپ	سید انوار احمد	سید محمد یاسین	83.73	فیصل آباد
3	جنرل گروپ	عائشہ مبشر	مبشر احمد	83.73	گوجرانوالہ

صادقہ فضل سکالرشپ

3	پری انجینئرنگ	عطیۃ القدیر	حافظ برہان محمد	87.09	فیصل آباد
4	پری انجینئرنگ	اسامہ صدیق	محمد صدیق ضیاء	79.18	فیصل آباد
3	پری میڈیکل	شفق محمود	محمود احمد بھٹہ	90.27	فیڈرل
4	پری میڈیکل	زرناب آس	محمد آس	86.55	گوجرانوالہ
4	جنرل گروپ	حلیم احمد	قمر احمد طاہر	83.55	فیصل آباد

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس صرف ان طلباء وطالبات کیلئے ہیں جن کا داخلہ MBBS میں ہو چکا ہے۔ جن طلباء وطالبات کے داخلہ جات MBBS میں ہو چکے ہیں صرف انہی کو سکالرشپس مل سکیں گے۔

مرزا مظہر احمد میڈیکل سکالرشپ

1	پری میڈیکل	ازکی احمد	سہیل محمود	91.09	فیڈرل	مشروط برائے داخلہ MMBS

ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ

2	پری میڈیکل	عطیۃ الحی	ناصر احمد	91.00	سرگودھا	مشروط برائے داخلہ MMBS

سندس باجوہ سکالرشپ

3	پری میڈیکل	شفق محمود	محمود احمد بھٹہ	90.27	فیڈرل	مشروط برائے داخلہ MMBS
4	پری میڈیکل	زرناب آس	محمد آس	86.55	گوجرانوالہ	مشروط برائے داخلہ MMBS

امۃ الکریم زیروی سکالرشپ

5	پری میڈیکل	ثمرین کنول	محمد انعام	80.82	گوجرانوالہ	مشروط برائے داخلہ MMBS
6	پری میڈیکل	مرزا نوید بیگ	مرزا راشد بیگ	73.45	فیصل آباد	مشروط برائے داخلہ MMBS

ملک دوست محمد سکالرشپ

7	پری میڈیکل	کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی			

حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ

8	پری میڈیکل	کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی			

رفیع اظہر سکالرشپ

9	پری میڈیکل	کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی			

دیگر سکالرشپس

یہ سکالرشپ صرف طالبات کیلئے ہے جنھوں نے انٹر میڈیٹ کے بعد فائن آرٹس میں داخلہ حاصل کیا ہو

امۃ المنان سکالرشپ برائے فائن آرٹس

1	فائن آرٹس	کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی			
2	فائن آرٹس	کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی			

خالدہ افضل سکالرشپ

یہ سکالرشپ دو سالہ بیچلرز کرنے والے طلباء وطالبات کیلئے ہے

1	بیچلرز	سعید احمد خرم	عبدالستار	76.75	یونیورسٹی آف پنجاب
2	بیچلرز	مدثرہ ظفر	مظفر حسین	76.63	یونیورسٹی آف پنجاب

میاں عبدالحی سکالرشپ

یہ سکالرشپ ان طلباء وطالبات کیلئے ہے جنھوں نے BS کمپیوٹر سائنس یا BS ماس کمیونیکیشن میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

1	کمپیوٹر سائنس				کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی
2	ماس کمیونیکیشن				کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

نماز کی باقاعدہ عادت ہوگی تو خداتعالیٰ سے تعلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور دینی لگاؤ پیدا ہوگا

یہ نہ سمجھیں کہ ابھی ہم بچے ہیں۔ یہ وقت بہت اہم ہے۔ جس طرح آپ تعلیم حاصل کرتے ہیں جس پر آپ کے مستقبل کا انحصار ہے اسی طرح نہایت ضروری ہے کہ ابھی سے خدا تعالیٰ سے آپ کا مضبوط تعلق پیدا ہوجائے

اِس عمر میں نماز، تلاوت اور نوافل کی عادت ڈالنی شروع کریں گے تو روحانی ترقی عمل میں آئے گی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں چھوٹے چھوٹے بچے نیکیوں میں حصہ لیتے تھے۔ حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت معوذ اور معاذ رضی اللہ عنہم کی مثالوں کا تذکرہ

تیرہ چودہ سال کی عمر میں آپ میں سے بعض اپنے ماحول سے متاثر ہوکر آزادی چاہتے ہیں مگر یاد رکھیں کہ یہ آزادی خداتعالیٰ کے احکام کے خلاف نہیں ہونی چاہئے۔ آپ احمدیت کے مستقبل کے رہنما ہیں۔ آپ کو اس کا ثبوت فراہم کرنا چاہئے اور اسی عمر سے آپ اس کی تربیت حاصل کریں

مجلس اطفال الاحمدیہ برطانیہ کی سالانہ ریلی کی اختتامی تقریب منعقدہ 24/اپریل 2011ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اطفال سے خطاب

مکرمہ حامدہ سنوری فاروقی صاحبہ

مجلس اطفال الاحمدیہ برطانیہ کی سالانہ ریلی امسال 22 تا 24/اپریل 2011ء بیت الفتوح میں منعقد کی گئی۔ 24/اپریل کو اختتامی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بنفس نفیس شرکت فرمائی اور خطاب سے نوازا۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم ناصر خواجہ صاحب مہتمم اطفال نے سالانہ ریلی کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے مطابق ریلی کا آغاز 22/اپریل کو نماز جمعہ کے بعد مکرم فہیم احمد انور صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کی تقریر سے ہوا۔ بعد ازاں علم حاصل کرنے کی اہمیت پر تقریر ہوئی۔

پھر اطفال کو عمر کے لحاظ سے چار گروپس میں تقسیم کردیا گیا۔ تمام گروپس نے علمی پروگراموں اور کھیلوں کے مقابلہ جات میں شمولیت کی جن میں تلاوت، نظم اور تقاریر کے علاوہ رسّہ کشی، فٹ بال اور دوڑ شامل تھے۔ حضور انور کے ارشاد کے مطابق امسال نماز ٹیسٹ بھی لیا گیا جس میں پانچ سو اطفال شریک ہوئے۔ قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھنے سے متعلق بھی معلومات اکٹھی کی گئیں اور دینی معلومات کا مقابلہ بھی منعقد ہوا۔ دین کے لئے قربانی کے موضوع پر ایک پروگرام بھی پیش کیا گیا اور ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ احمدیہ بیوت الذکر پر حملوں سے متعلق ایک پروگرام بھی پیش کیا گیا جس میں دو ایسے چشمدید گواہ بھی موجود تھے جو اُس سانحے کے وقت دارالذکر لاہور میں موجود تھے۔ امسال ریلی میں 932 اطفال شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی اجلاس سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد و تعوذ اور تسمیّہ کے بعد اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ آج آپ کی تین روزہ اطفال ریلی کا پروگرام کامیابی سے تکمیل کو پہنچا ہے اور اب آپ اختتامی تقریب منعقد کر رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ سب کو علم ہے کہ اطفال کی عمر سات سے پندرہ سال کی ہوتی ہے۔ اس میں دو بنیادی گروپ ہوتے ہیں۔ سات سے بارہ سال تک اور بارہ سے پندرہ سال تک۔ کیونکہ سات سے بارہ سال تک بچے ابھی ذہنی طور پر پوری سمجھداری کی عمر تک نہیں پہنچے ہوتے اور بارہ سے پندرہ سال کی عمر میں انسان کافی سمجھداری کی عمر کو پہنچ چکا ہوتا ہے۔ پھر ان دو بنیادی گروپوں کو مزید گروپ بنا کر تعلیمی سہولتیں دی جاتی ہیں۔ آپ میں سے بہت سے لڑکوں نے یہاں مقابلہ جات میں حصہ لیا ہے۔ ان تعلیمی مقابلوں سے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ آپ کی ذہنی صلاحیتیں کہاں تک نشوونما پا گئی ہیں۔ مگر آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان مقابلوں کا مقصد صرف مقابلہ برائے مقابلہ نہیں ہوتا بلکہ مقصد یہ ہے کہ آپ دینی نصائح کو سنیں اور دینی علم میں ترقی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ نے جو تقاریر سنیں اور جن مقابلہ جات میں آپ نے شمولیت کی وہاں جو بھی نیکی کی باتیں آپ نے سنیں آپ انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے خواہ آپ نے وہ باتیں اپنے دوسرے اطفال بھائیوں سے سنیں یا بڑوں سے اور منتظمین سے سیکھیں وہ ہمیشہ کے لئے آپ کی عملی زندگی کا حصہ بن جانا چاہئیں۔

اسی طرح جنہوں نے تعلیمی مشقوں اور مقابلوں میں حصہ لیا وہ بھی اُسے صرف مقابلہ برائے مقابلہ کے لئے استعمال نہیں کریں گے بلکہ اُن نیک باتوں اور نصائح کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنالیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اِس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں پر فرض کیا ہے کہ وہ پانچ وقت روزانہ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔ باقاعدگی سے نماز پڑھیں۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب ایک بچہ سات سال کا ہوجائے تو اُسے نماز کی باقاعدہ ادائیگی کا احساس دلائیں اور نماز کی اہمیت سکھائیں۔ جب بچہ دس سال کا ہوجائے تو زیادہ زور دے کر پابندی سکھائیں اور اگر سختی بھی کرنی پڑے تو سختی سے نماز پڑھوائیں کیونکہ جب بچہ بارہ سال کا ہوجائے گا اُس کے بعد آپ کا حق صرف یہ رہ جائے گا کہ آپ نصیحت کریں کیونکہ بارہ سال کی عمر تک بچے میں یہ صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ بذاتِ خود اپنے شعور کی عمر کو پہنچ گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت حلیم اور نرم طبع تھے مگر دس سال کی عمر کے بعد سختی سے نماز کی پابندی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگر چھوٹی عمر سے ہی یہ عادت ڈال لیں تو پھر ساری عمر نمازوں میں باقاعدگی حاصل رہے گی۔

حضور نے فرمایا کہ دین حق کے بنیادی ستونوں میں سے اوّل کلمہ اور دوم نماز ہے۔ لڑکوں کے لئے ضروری ہے کہ نماز باجماعت پڑھیں۔ نماز سنٹر میں یا بیت الذکر جاکر نماز باجماعت پڑھنی چاہئے۔

حضور نے فرمایا: جب آپ نماز کی باقاعدہ عادت ڈال لیں گے تو خدا تعالیٰ سے آپ کا تعلق مضبوطی سے قائم ہوجائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور دینی لگاؤ پیدا ہوگا اور یہی تخلیق کا مقصد ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ابھی ہم بچے ہیں۔ یہ وقت بہت اہم ہے۔ جس طرح آپ تعلیم حاصل کرتے ہیں جس پر آپ کے مستقبل کا انحصار ہے اسی طرح نہایت ضروری ہے کہ ابھی سے خدا تعالیٰ سے آپ کا مضبوط تعلق پیدا ہوجائے۔ یہاں میں آپ کو حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی مثال دیتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کی بیگم سیدہ نصرت جہاں صاحبہ کے بھائی تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چودہ سال کی عمر میں انہیں موقع ملا کہ انہوں نے رمضان المبارک حضرت مسیح موعود کے پاس گزارا اور وہ نماز تہجد حضور کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ انہوں نے خاص توجہ سے نوٹ کیا کہ حضرت مسیح موعود قرآن کریم کی کونسی سورتیں پڑھتے ہیں اور کیا دعائیں کرتے ہیں۔ تو اتنی چھوٹی عمر میں یہ شوق پیدا کرلیں تو پھر عادت پختہ ہوجاتی ہے۔ بعد میں ساری عمر، آخری دن تک انہوں نے تہجد ادا کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ تین مہینے تک

رمضان المبارک آنے والا ہے اور اس بار تو آپ کی اُس ماہ میں سکولوں کی چھٹیاں ہیں۔ آپ پر، جو چھوٹی عمر کے ہیں، ابھی روزے فرض نہیں ہوئے مگر اس عمر میں نماز، تلاوت اور نوافل کی عادت ڈالنی شروع کریں گے تو آپ کی روحانی ترقی عمل میں آئے گی۔ آنحضرت ﷺ کے وقت میں چھوٹے چھوٹے بچے نیکیوں میں حصہ لیتے تھے۔ حضرت علیؓ صرف دس سال کے تھے جب آنحضرت ﷺ نے اپنے تمام قبیلے کو جمع کیا کہ آپ میں سے کون خدا تعالیٰ کی راہ میں میرا مددگار ہوگا؟ وہ سب خاموش رہے مگر حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر کہا کہ مَیں آپ کا مددگار بنوں گا۔ اس پر کفار مکہ نے خوب مذاق اڑایا کہ اگر اس کے ساتھ بچے شامل ہیں تو یہ کیسا مذہب ہے جسے یہ دنیا میں پھیلائے گا۔ مگر دنیا نے دیکھا کہ وہ بچہ بہادری اور نیکی کی مشعل بن گیا۔ آنحضرت ﷺ کا دایاں بازو بن گیا۔ جب آپؐ نے ہجرت فرمائی تو حضرت علیؓ کو اپنی جگہ چھوڑا۔ اس بات سے بھی اُس اعتماد کا اظہار ہوتا ہے جو آپؐ کو حضرت علیؓ پر تھا۔

زید بن حارث بھی ابھی بچے تھے۔ وہ حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے مگر آنحضرت ﷺ سے اس قدر شدید محبت رکھتے تھے کہ جب اُن کے والد اور عزیز اُنہیں واپس لے جانے کے لئے آئے اور کہا کہ تمہاری ماں بہت شدت سے تمہاری منتظر ہے تو باپ بھائیوں اور رشتہ داروں کو دیکھنے اور ملنے کے باوجود انہوں نے جانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے اسلام کے لئے بہت قربانیاں دیں۔

زبیرؓ بن عوام نے بھی بہت چھوٹی عمر میں اسلام کے لئے بہت قربانیاں دیں۔ غزوۂ بدر کے وقت بھی بہت سے واقعات بچوں کے ہیں۔ اُن میں ایک مثال حضرت عمیرؓ کی ہے۔ جب انہیں پتہ چلا کہ آنحضرت ﷺ نے بچوں کو جنگ پر جانے سے منع فرمایا ہے تو وہ چھپ گئے۔ جب کسی نے اُنہیں ڈھونڈ نکالا تو وہ رونے لگے اور آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے اجازت دیں کہ مَیں دشمن سے لڑوں اور اسلام کی حفاظت کروں۔

ایک اور مثال دو بہادر بچوں، تیرہ چودہ سال کے لڑکوں کی ہے جن کا نام معوذ اور معاذ تھا۔ غزوۂ بدر میں انہوں نے ایک صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے درخواست کی اور اُن کے کندھوں پر سہارا لے کر وہ اوپر ہوئے اور کہا کہ ہمیں ابوجہل دکھا دیں۔ پھر انہوں نے ایسا دلیرانہ حملہ ابوجہل پر کیا کہ اُسے قتل کر دیا۔ ابوجہل کے بیٹے نے آگے بڑھ کر اُن میں سے ایک لڑکے کا بازو کاٹ دیا مگر وہ پھر بھی لڑتے چلے گئے۔ یہ ہے بہادری کا جذبہ!

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کے زمانے میں حضرت مسیح موعود نے ہمیں قلم کے جہاد کی طرف بلایا ہے اور یہ جہاد تعلیم حاصل کر کے ہی ہو سکتا ہے اور پھر علم کے ساتھ نیکیاں کریں تو خدا تعالیٰ سے ایمانی مضبوطی حاصل ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ آپ کی زندگی کا مقصد تو خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنا ہے اس لئے علم اور عرفان میں ترقی کرنی ضروری ہے۔ اس طرح ہی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا اور دینِ حق کے دشمنوں کے مقابل پر آپ کامیاب ہو سکیں گے۔ اس لئے ہمیشہ اس چیز کا خیال رکھیں کہ آپ نے اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے والدین اور بزرگوں نے حضرت مسیح موعود کو پہچانا اور احمدیت کو قبول کیا تا کہ خدا تعالیٰ کی وحدت اور دینِ حق کی عظمت دنیا میں قائم ہو۔ اپنی زندگیاں خاص طور پر اسی مقصد کے تحت گزاریں۔

تیرہ چودہ سال کی عمر میں آپ میں سے بعض اپنے ماحول سے متاثر ہو کر آزادی چاہتے ہیں مگر یاد رکھیں کہ یہ آزادی خدا تعالیٰ کے احکام کے خلاف نہیں ہونی چاہئے۔ یہ بنیادی اصول ہے۔ جب آپ اس کو سمجھ لیں گے تو ہم کہہ سکیں گے کہ اگلی نسل مضبوط بنیادوں پر چل رہی ہے اور احمدیت کی باگ ڈور سنبھالنے کے قابل ہے۔ اور ہم کہہ سکیں گے کہ احمدیت کا مستقبل محفوظ ہاتھوں میں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ احمدیت کے مستقبل کے رہنما ہیں۔ آپ کو اس کا ثبوت فراہم کرنا چاہئے اور اسی عمر سے آپ اس کی تربیت حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ مولیٰ کریم آپ کو ہمیشہ (احمدیت) سے مضبوطی سے وابستہ رکھے اور دنیاوی آلائشوں سے پاک رکھے اور حضرت مسیح موعود کا دست راست بنائے تا کہ دینِ حق اور احمدیت کی خوبصورت تعلیم کو آپ تمام دنیا میں پھیلا سکیں۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی پروگرام اختتام کو پہنچا۔ (الفضل انٹرنیشنل 24 جون 2011ء)

گالف (Golf) ایک دلچسپ کھیل

کہتے ہیں کہ کچھ کھیل صرف امیروں کے لیے مخصوص ہیں ایسا ہی ایک کھیل گالف ہے وسیع و عریض اور سرسبز و شاداب اراضی پر کھیلا جانے والا یہ کھیل دیکھنے میں تو صرف وقت کا ضیاع لگتا ہے لیکن گالف کھیلنے والے اور دیکھنے والے اس کھیل کے سحر سے بخوبی واقف ہیں اب یہ تاثر ختم ہو گیا ہے۔ کہ گالف صرف امیروں کا کھیل ہے دنیا بھر میں حضرات و خواتین اور نوجوان بھی گالف کے میدانوں کا رخ کر رہے ہیں۔

گالف کی ابتداء کیسے، کب اور کہاں ہوئی؟ اس کا جواب بہت مشکل ہے کیونکہ گالف کی شروعات کے بارے میں تاریخ میں مختلف حقائق ملتے ہیں تاریخ کے مطابق گالف کی ابتداء کئی صدی قبل ہوئی تھی جب شاہی خاندانوں کے افراد گالف جیسا کھیل کھیلتے تھے 1297ء میں ہالینڈ کی سرزمین پر گالف کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ ایک چھڑی سے چمڑے کے گیند کو ہٹ کیا جاتا جو کھلاڑی گیند کو کم سے کم ہٹ کر کے ہدف تک پہنچا دیتا وہ فاتح قرار پاتا تھا کچھ محققین حضرات کا یہ بھی کہنا ہے کہ چھڑی کے ذریعے گیند کو ہدف Hole پہنچانے کا کھیل ہالینڈ کے ساتھ سکاٹ لینڈ اور بعض یورپی ملکوں میں بھی 17 ویں صدی میں کھیلا جاتا تھا۔

2005ء میں گالف کے حوالے یہ تحقیق بھی سامنے آئی کہ گالف جیسا کھیل پانچ سو سال قبل چین کے کچھ علاقوں میں بھی کھیلا جاتا تھا آج کئی سو سال بعد ہم جس گالف کو دیکھ رہے ہیں وہ اس کھیل سے بہت مختلف ہے جو کئی صدی پہلے کھیلا جاتا تھا یہ بات اب بھی بحث طلب ہے کہ گالف کب کیسے اور کہاں شروع ہوا۔

تاہم اس بات پر محققین کافی حد تک متفق ہیں کہ موجودہ دور میں جو گالف کھیلا جا رہا ہے اس کے موجودہ شائقین اور کھلاڑی سکاٹ لینڈ کے باسی ہیں کیونکہ سکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ نے 15 ویں صدی میں گالف کے حوالے سے کئی قوانین منظور کیے تھے اسکاٹ لینڈ کی پارلیمنٹ نے گالف کے خلاف بھی قانون پاس کیا تھا کیونکہ اس کو کھیلنے سے لوگوں کا وقت ضائع ہوتا تھا اور تیر اندازی کی پریکٹس کے لیے وقت نہیں ملتا تھا واضح رہے کہ تیر اندازی سکاٹ لینڈ کے قومی دفاع کے لیے ایک لازمی جزو کی حیثیت رکھتی تھی۔

امریکہ کے ٹائیگر ووڈ، نیوزی لینڈ کے باب چارلس، مائیکل کیمبل، امریکہ کے جیک نکولس، ٹام کائٹ، بین کرین شا، کرٹس اسٹرینج، سکاٹ ہوچ، نل مکلسن، ڈیوڈ ڈوول، ایلن ڈوئیل، جسٹن ہونارڈ، بین کرٹس، برطانیہ کے مائیکل جانا تیک، کولن منٹگمری، موک ڈونلڈ، پال کیسے، زمبابوے کے نک پرائس، فجی کے وجے سنگھ، سویڈن کے جیسپر پارلے وک گالف کے میدانوں میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا کر دنیا بھر میں اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔

مختلف ادوار میں گالف میں استعمال ہونے والی چھڑیاں golf club اور گیندیں مختلف سائز اور حجم کی رہیں تاہم 1930ء میں امریکا کی گالف ایسوسی ایشن نے گیند کا سٹینڈرڈ وزن اور سائز متعارف کرا دیا جو اب بھی رائج ہے۔

جیسے جیسے گالف کی مقبولیت بڑھی اسی طرح مختلف ممالک اور شہروں میں گالف کلبوں کا قیام عمل میں آیا اور مختلف سطح پر ٹورنامنٹس منعقد کیے جانے لگے۔

1857ء میں گالف کے قوانین اور کھیل کی شناخت سے متعلق پہلی باضابطہ کتاب Golferis Manual شائع ہوئی اس کے مصنف (H.B.FARNIE) تھے۔

جارج کونڈی نے 1859ء میں پہلی امیچور چیمپئن شپ جیتی اس سال دنیائے گالف کے پہلے پروفیشنل گالفر ایلن رابرٹسن اس دنیا سے چل بسے قارئین کے لئے یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی کہ GOLF لفظ کے بارے بھی مختلف باتیں موجود ہیں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ Golf کا مطلب ہے کہ Game For Old And Lazy Friends کیونکہ پہلے صرف بوڑھے حضرات ہی گالف کھیلا کرتے تھے کچھ لوگوں کی رائے میں گالف کا مطلب ہے Gents Only, Ladies Forbidden یعنی کہ یہ کھیل صرف مرد حضرات کے لیے مخصوص تھا اور خواتین کے گالف کھیلنے پر پابندی تھی۔

اس لفظ کے متعلق اصل میں کہا جاتا ہے کہ یہ سکاٹش زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہے to strike یعنی ہٹ لگانا۔ لیکن بعض کے نزدیک اس کا تعلق جرمن زبان سے ہے اور اس کا مطلب club بتایا جاتا ہے۔

آج گالف انتہائی جدید انداز میں اور رنگا رنگ طریقے سے کھیلی جاتی ہے کھلاڑیوں کے استعمال کی چیزیں، کپڑے، پرکشش انعامی رقوم، وسیع و عریض علاقوں میں پیدل چلنے کے بجائے منفرد ڈیزائن کی گاڑیوں میں سفر ان سب چیزوں نے مل کر گالف کو ہر ایک کے لئے پرکشش بنا دیا ہے۔ اب بھی کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ گالف ہر کسی کے بس کا کھیل نہیں کیونکہ اس کھیل کو کھیلنے کے لئے بھاری رقم درکار ہوتی ہے اس حقیقت کے باوجود لوگوں کی ایک بڑی تعداد گالف کی جانب راغب ہو رہی ہے پاکستان میں بھی گالف کا کھیل مقبولیت حاصل کر رہا ہے اور کئی بڑے ٹورنامنٹس ہر سال باقاعدگی سے منعقد ہوتے ہیں۔

مکرم عبدالسمیع خاں صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر

حضرت مولوی عبدالسلام صاحب (کاٹھ گڑھی)

رفیق حضرت مسیح موعود کا ذکر خیر اور دینی خدمات

قسط اوّل

میرے دادا حضرت مولوی عبدالسلام صاحب کی پیدائش 1883ء میں پشاور میں ہوئی۔آپ کے والد محترم محمد حسین خان صاحب پشاور میں ہی ملازم تھے اور اہلحدیث سے تعلق رکھتے تھے۔محترم دادا جان نے پشتو زبان وہیں سے سیکھی۔مکرم نیک محمد خان صاحب غزنوی اکثر بیان کیا کرتے تھے کہ آپ کے دادا جان پشتو بول لیتے تھے۔محترم دادا جان جس وقت لاہور میں زیر تعلیم تھے انہی دنوں حضرت مسیح موعود سفر لاہور اور جہلم پر تھے۔ آپ بھی زیارت حضرت مسیح موعود کے لئے گئے۔ چونکہ سلسلہ کی کتب تو پہلے سے آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔لہٰذا آپ نے حضور سے ملاقات کی اور کچھ دنوں بعد خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت کر لی۔ (اخبار بدر جنوری 1903ء)

جب آپ کے والد محترم کو پتہ چلا کہ آپ نے بیعت کر لی ہے تو سخت برہم ہوئے اور خرچ بند کرنے کی دھمکیاں دیں اور خرچ بند بھی کر دیا۔ چنانچہ آپ تعلیم کو نامکمل چھوڑ کر قادیان آ گئے۔ ہمارے دادا جان کے بیعت کرنے کے بعد باقی خاندان بشمول ان کے والد محترم صاحب شامل سلسلہ احمدیہ ہو گیا۔

دعوت الی اللہ کا شوق

سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ خداتعالیٰ نے آپ کو خارق عادت جذبہ دعوت الی اللہ عطا فرمایا تھا۔آپ کاٹھ گڑھ کے امیر جماعت تھے اور ضلع ہوشیار پور کے نائب مہتمم دعوت الی اللہ بھی تھے۔آپ ہر ایک انجمن کا دورہ کرتے اور جلسوں کے ذریعے،بعض اوقات مرکز سے مربی منگوا کر دعوت الی اللہ کا کام کرواتے۔

ہمارے گاؤں کاٹھ گڑھ کے جنوب کی طرف گیارہ میل کے فاصلے پر ایک شہر روپڑ تھا۔وہاں 60 فیصد آبادی مسلمان تھی۔مگر احمدی کوئی نہیں تھا۔محترم دادا جان اکثر وہاں جاتے اور دعوت الی اللہ کرتے۔لیکن وہاں کے لوگ آپ پر پتھر پھینکتے، گالیاں دیتے اور جلسہ عام نہ ہونے دیتے۔

لیکن یہ دادا جان کا استقلال ہی تھا کہ جب کبھی قادیان سے کاٹھ گڑھ جاتے کوئی نہ کوئی مربی ساتھ لے کر جاتے۔لیکن مخالفین کی جانب سے مخالفت کا بازار گرم تھا۔لوگ ٹھہرنے کے لئے مکان نہ دیتے۔آپ کو سرائے میں ٹھہرنا پڑتا۔ آپ نے روپڑ ضلع انبالہ میں بہت کامیاب مناظرے کئے۔

ایک مرتبہ مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل اور گیانی واحد حسین صاحب کو بھی وہاں لے گئے۔ وہاں کی آبادی نے لیکچر نہ ہونے دیا۔آپ نے ایک وکیل کے مکان پر لیکچر کرایا (جو بعد میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے تھے) بعد ازاں آپ نے ایک اور جلسہ مقرر کروا کر کے مرکز سے دو مربی منگوائے ایک مولوی محمد یار صاحب اور دوسرے مولوی عبدالغفور فاضل صاحب تھے۔اس جلسے کے لئے بھی کمیٹی سے اجازت نہ ملی تو آپ نے ایک سکھ کی حویلی کرائے پر لی اور کھانے پینے کا سب سامان کاٹھ گڑھ سے لے گئے۔وہاں کثرت سے لوگ شامل ہوئے اور اکثریت پر سچائی کھل گئی لیکن ابھی اعلان کرنے سے گریز کرتے تھے۔ چونکہ حضرت مولوی عبدالسلام صاحب نے تہیہ کیا تھا کہ روپڑ میں جماعت احمدیہ کا قیام ضرور کریں گے۔ لہٰذا 50-60 افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔اس طرح روپڑ میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔

(الحکم 28 جون 1934ء)

آپ کی دعوت الی اللہ کی کوششوں سے آپ کے بھائی مکرم عبدالمنان صاحب اور آپ کے چچازاد بھائی محترم بابو عبدالحی خاں صاحب بھی سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ روایات سے ثابت ہے کہ مندرجہ بالا دونوں بزرگان کو بھی رفقاء حضرت مسیح موعود ہونے کا شرف حاصل تھا۔

محترم دادا جان نے مختلف گاؤں اور چھوٹی جماعتوں میں خود دورہ کر کے دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دیا۔یہ آپ کی دعوت الی اللہ کا ہی نتیجہ تھا کہ کاٹھ گڑھ کے امام مسجد سید محمد علی شاہ صاحب جو سلسلہ کے سخت مخالف تھے نہ صرف جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت پائی بلکہ رفقاء حضرت مسیح موعود میں شامل ہونے کا شرف بھی پایا۔

ہر قسم کے جلسوں میں شمولیت اختیار کرتے، خواہ کسی بھی مذہب کا ہو۔آپ کی کوشش تھی کہ قادیان سے اچھے اچھے مربی کاٹھ گڑھ لے جائیں۔ چنانچہ حضرت حافظ روشن علی صاحب، حضرت میر قاسم علی صاحب،حضرت شیخ محمد یوسف ایڈیٹر نور،حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے گاہے بگاہے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے قادیان سے کاٹھ گڑھ پہنچ کر جلسے کرائے۔

محترم دادا جان کو دعوت الی اللہ کا اس قدر شوق تھا کہ بعض اوقات پیدل سفر طے کر کے میلوں تک (دعوت الی اللہ) کے لئے جاتے اور خدا کے فضل سے مثبت نتائج سامنے آئے۔بعض اوقات اگر کوئی پٹھان ہینگ وغیرہ بیچنے آتے تو آپ انہیں پشتو میں دعوت الی اللہ کرتے۔غرض دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

آپ کی تعلیمی خدمات

محترم دادا جان ایک علم دوست انسان تھے اور اسی علم دوستی کی بناء پر آپ کی خواہش تھی کہ تعلیم حاصل کرنے کو فروغ دیا جائے۔آپ نے خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم کو بہت اہمیت دی اور مختلف جگہوں پر سکول کھلوائے۔کاٹھ گڑھ میں موجود سکول کی حالت درست کروائی اسے لوئر مڈل سکول سے اپر مڈل سکول کا درجہ دیا گیا۔ باوجود انتہائی تنگی کے زمانہ میں محترم دادا جان خود اپنی جیب سے تعلیم اور سکول کی ترقی کے لئے کوشاں رہتے۔کاٹھ گڑھ کا سکول حضرت مولوی عبدالسلام صاحب کی اپنی زمین میں ہی واقع تھا لیکن پھر بھی تعمیر کے لئے کافی رقم درکار تھی۔ آپ بہت مقروض ہو گئے۔ اس لئے سکول کے دو کمرے رہن با قبضہ کر دیئے ان ہی سے دو روپیہ ماہوار کرایہ پر لیے گئے اور آہستہ آہستہ بعد میں روپے ادا کر دیئے اور کمرے آزاد کرا لئے۔ (الحکم 21 جون 1934ء)

کاٹھ گڑھ میں مڈل سکول

کا آغاز

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی عرض کیا گیا تھا کہ حضور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو فرما دیں کہ تعلیم الاسلام مڈل سکول کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھیں۔ چنانچہ 2 مارچ 1924ء کو حضرت صاحبزادہ صاحب کاٹھ گڑھ تشریف لائے۔ آپ سے ملاقات کے لیے اردگرد کی جماعتیں کریم پور، چک لوہٹ،حسن پور، سجوال ،لنگڑولہ کریام، رائے پور وغیرہ وہیں جمع ہو گئیں۔

چنانچہ 3 مارچ 1924ء کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے تعلیم کی اہمیت اور اشاعت کے بارے میں مفصل تقریر کی۔ بعد ازاں شام پونے پانچ بجے تعلیم الاسلام مڈل کی نئی عمات کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا اور دعا فرمائی۔آپ کی تشریف آوری سے جماعت کاٹھ گڑھ میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی۔

(الفضل قادیان 18 مارچ 1924ء)

اڈلٹ سکول

حضرت مولوی عبدالسلام صاحب نے ایک اڈلٹ سکول کھولا ہوا تھا۔جس میں بڑی عمر کے لوگ تعلیم پاتے تھے۔ جو سارا دن اپنی روزی کے لئے محنت کرتے اور رات یا بعد نماز فجر ایک گھنٹہ تعلیم حاصل کرتے تھے۔

نائٹ سکول

اسی طرح نائٹ سکول بھی کھولا ہوا تھا۔ جو لوگ دن کو اپنی مجبوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکیں وہ رات کو پڑھ سکتے تھے۔ان ہر دو سکولوں کو بھی گرانٹ ملتی تھی۔لیکن آپ کام خود کرتے تھے۔

واضح رہے کہ مندرجہ بالا ہر دو سکولوں میں خواتین کیلئے بھی علیحدہ اڈلٹ سکول، اور پرائمری سکول کھلے ہوئے تھے۔جس میں جوان اور بوڑھی خواتین رات کے وقت تعلیم حاصل کرتی تھیں۔

سوائے مڈل سکول کے باقی تمام سکولوں کو سرکاری گرانٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے ملتی تھی گویا اپنے مندرجہ ذیل سکول کھولے ہوئے تھے اینگلو ورنیکلر مڈل سکول، زنانہ پرائمری سکول، زنانہ اڈلٹ سکول، مردانہ اڈلٹ سکول، پرائمری نائٹ سکول، گاؤں جس کی آبادی 1931ء کی مردم شماری میں 1788 تھی پوری دو ہزار بھی نہیں ہے آپ چلا رہے تھے۔ مندرجہ بالا تمام سکولوں میں بلا امتیاز احمدی وغیر احمدی تعلیم دی جاتی تھی۔ایک بورڈ ہاؤس بھی تھا جہاں قریب کے دیہات کے بچے رہائش پذیر ہو کر تعلیم حاصل کرتے تھے یہ سلسلہ آپ کی وفات کے بعد بھی جاری رہا خاکسار کے نانا چوہدری عبدالمنان خان صاحب، ہمارے چچا چوہدری عبدالرحمان صاحب فاضل، نیز خاکسار کے والد چوہدری عبدالرحیم خاں کاٹھ گڑھی نے قادیان آنے سے قبل بے لوث تعلیم عام کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔

رپورٹ مجلس مشاورت 1928ء میں لکھا ہے۔

”کاٹھ گڑھ کا سکول خدا کے فضل سے جاری ہے اور باوجود سخت درجہ مالی تنگی کے مقامی جماعت اسے چلا رہی ہے۔دراصل یہ سکول زیادہ تر چوہدری عبدالسلام صاحب کی محنت،توجہ اور مساعی کا نتیجہ ہے چوہدری صاحب موصوف ہر قسم کی تنگی برداشت کر کے اس سکول کو چلا رہے ہیں اور افسوس ہے کہ مالی تنگی کی وجہ سے مرکزی محکمہ ابھی تک اس مدرسہ کی کوئی مالی امداد نہیں کر سکا۔ حال ہی میں اس مدرسہ کا جلسہ تقسیم انعامات تھا۔جس

کیلئے نظارت ہذا کی جانب سے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کو بھجا گیا۔ نیز کاٹھ گڑھ میں نائٹ سکول بھی ہے۔''
(رپورٹ مجلس مشاورت ص253 تا254)

خواتین کے حصول تعلیم کے لئے مساعی

محترم دادا جان نے خواتین میں علم کا شوق پیدا کرنے کے لئے انہیں علمی کارکردگی کی بناء پر اپنی گرہ سے انعامات دیتے رہتے۔ نیز خواتین کے لئے اڈلٹ سکول کھول کر گویا انہوں نے اس وقت کی خواتین پر عظیم احسان کیا تھا۔ کیونکہ یہ وہ زمانہ تھا جب خواتین کے لئے علم حاصل کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ نیز غریب طلباء کو کتابیں مفت مہیا کرتے تھے۔

رفاہ عامہ کے کام

محترم دادا جان نے اپنے مختصر عرصہ حیات میں مخلوق خدا کی بہبود کے لئے بہت کام کئے۔ جن میں سے چندایک کی تفصیل پیش ہے۔

زنانہ بیت الذکر کی بنیاد

ہماری بیوت میں چونکہ خواتین بھی نماز جمعہ ادا کرتی ہیں۔ اس لئے جمعہ کے روز جگہ کافی نہیں ہوتی۔ آپ نے بیت الذکر سے ملحقہ جگہ جو نعمت اللہ خان صاحب مرحوم کی تھی خرید لی اور بیت کی بنیادیں رکھوا دیں۔ اس کی تکمیل کا کام ان کی وفات تک جاری رہا۔

بیت الذکر کا کنواں

ہماری بیت الذکر ایک اونچے ٹیلے پر واقع تھی اور وہاں پانی کی بہت تنگی تھی۔ اس ٹیلے کے ساتھ ہی نیچے بیت الذکر کی جگہ خالی پڑی تھی۔ آپ نے وہاں کنواں لگوانے کی تجویز دی۔ اس کام کے لئے سب سے پہلے آپ نے اینٹیں منگوائیں۔ تاکہ نمازیوں کو اینٹیں دیکھ کر توجہ اس طرف مبذول ہوجائے۔ اس کی بنیاد تو دادا جان کی زندگی میں رکھ دی گئی تھی اور کام شروع تھا مگر تکمیل آپ کی وفات کے بعد ہوئی۔

ملکانوں میں آپ کا کام

جن دنوں آگرہ متھرا کے علاقے میں آریہ ملکانوں کو شدھ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جانب سے خط گیا کہ فوراً قادیان پہنچو۔ چنانچہ آپ اس وقت تمام کام چھوڑ کر ملکانوں میں چلے گئے اور پانچ ماہ تک وہاں رہے۔ چونکہ آپ کو ہندو مذہب سے کافی واقفیت تھی اور ہندی اور سنسکرت بھی جانتے تھے۔ اس لئے کوئی آریہ آپ کے مقابل نہ ٹھہرتا۔ آپ اکثر مباحثے کرتے۔ آپ وہاں بھی ملکانوں کے بچوں کو پڑھاتے رہے۔ وہاں کے لوگ کہا کرتے تھے ہمارے مولوی سے تمام پنڈت ڈرتے ہیں کیونکہ ہمارا مولوی ان کو شکست دے دیتا ہے آپ پانچ ماہ بعد حضور کے حکم کے مطابق واپس آ گئے۔
(الحکم 14 جولائی 1934ء)

تحریک شدھی میں خدمات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک شدھی کے ممبران وفد ثانی کے لئے جن 20 /احباب کے اسماء منتخب فرمائے ان میں محترم دادا جان کا نام دوسرے نمبر پر یوں درج ہے۔

جناب مولوی چوہدری عبدالسلام خان صاحب فاضل ہندولٹریچر کاٹھ گڑھی۔ ساتھ ہی حضور نے فرمایا بھائی عبدالرحیم صاحب آگرہ تک وفد کے امیر ہوں گے اور وہاں جاکر چوہدری صاحب کے سپرد کر دیں گے۔ اب بھی دعا کرتا ہوں اور عصر کے بعد بھی دعا کروں گا۔
(بحوالہ الفضل 29 مارچ 1923ء انوار العلوم جلد 7 ص219 تا220)

غریبوں کو عمدہ کھانا کھلانا

محترم دادا جان اکثر غریبوں کو عمدہ کھانا کھلایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک جاٹ زمیندار جو احمدی تھا۔ ہمارے ہاں جمعہ پڑھنے آیا۔ اس وقت وہ اپنے گاؤں میں اکیلا ہی احمدی تھا۔ دھوپ میں گھبرایا ہوا تھا۔ پاؤں اور لباس دھول مٹی سے اٹے ہوئے تھے۔ آپ نے جھٹ اس کے لئے عمدہ بستر کا انتظام کیا۔ اور ٹھنڈا شربت پلایا۔ عرض کیا گیا اباجی اس کے پاؤں دھول مٹی سے اٹے ہیں اور نفیس بستر خراب کر دیا۔ آپ نے فرمایا کبھی غریبوں کو بھی بستر عمدہ پر سلانا چاہئے۔ امیروں کے نزدیک عمدہ کھانوں اور اعلیٰ بستروں کی قدر نہیں ہوتی۔ اصل ثواب تو غریبوں کی خاطر مدارات کرنے کا ہے۔ یہ اکیلے ہی اپنے گاؤں میں احمدی ہیں۔ لہٰذا آپ نے دو تین قسم کا عمدہ کھانا تیار کرکے اسے کھلایا۔

آپ گرمیوں کے دنوں میں جب کبھی ہوشیارپور اور جالندھر جاتے۔ تو کافی برف لاتے اور یتیموں اور غریبوں میں تھوڑی تھوڑی تقسیم کرتے۔

آپ کے پاس غریب اور یتیم کثرت سے آتے اور آپ ان کے گزارہ کی کوئی نہ کوئی صورت نکال دیتے۔ (الحکم 14 جولائی 1934ء)

نکاح بیوگان

حضرت دادا جان اس زمانہ میں تھے جب بیوہ کا نکاح کرنا ایک جرم سمجھا جاتا تھا۔ آپ احادیث مبارکہ کے مطابق نکاح بیوگان کے لئے کوشش کرتے ہوئے بیوگان کے ورثاء کو خطوط لکھتے ان کو سمجھاتے اور قادیان سے مربی منگوا کر اس موضوع پر جلسے کراتے۔ آپ کی تحریک سے کئی بیوگان کے نکاح بھی ہوئے۔ (الحکم 21 جون 1934ء)

ذبح بقر

چونکہ ہندو مذہب میں گائے کی قربانی کو جرم سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا اس زمانے میں بھی ہمارے گاؤں میں کوئی مذبح نہیں ہوتا تھا اور بقرعید کے موقع پر جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے روپڑ انبالہ جانا پڑتا تھا۔ چونکہ راستے میں ہندوؤں کے گاؤں تھے اور فساد کا ہمیشہ ڈر رہتا تھا اور پولیس کا انتظام بھی کیا جاتا تھا۔

لیکن 1920ء کی بقرعید کے موقع پر ہمارے گاؤں کے ہندو اکٹھے ہوکر قربانی کے لئے لی جانی والی گائیں چھین کر لے گئے اور فساد ہو گیا۔ بعد میں پولیس نے موقع پر پہنچ کر بیچ بچاؤ کرایا۔ پولیس نے ان گائیوں کو کاٹھ گڑھ میں ہی دوسرے دن ذبح کرایا۔

چنانچہ اس دن سے ہمارے گاؤں میں ہی گائیں ذبح ہونے لگیں اور دادا جان نے ایک رجسٹر بنالیا۔ جس میں گائے ذبح کرنے کے متعلق تفصیلات درج کرتے۔

چنانچہ گاؤں کے نمبردار اس پر بہت خفا ہوئے۔ دادا جان ان کو جواب دیتے جب کوئی افسر یہاں آئے گا مجھے بلا کر لے جانا میں ان کو جواب دوں گا۔ ایک مرتبہ تھانیدار چودھری محمد طفیل صاحب نے دادا جان کو بلا کر پوچھا آپ یہاں گائے کیوں ذبح کرتے ہیں۔

دادا جان نے بہت دلیری سے جواب دیا کہ ہم گائیں ذبح کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ قانون کی رو سے ہمیں کوئی رکاوٹ نہ ہے ہم اپنی چاردیواری کے اندر کرسکتے ہیں۔

تھانیدار صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کے پاس کوئی ریکارڈ ہے؟ تو دادا جان نے رجسٹر لاکر سامنے رکھ دیا جس میں یہ بھی درج تھا کہ ذبح بقر کی تمام رپورٹیں حکام بالا کو بھیجی جاتی رہیں۔

تھانیدار یہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا گزشتہ کی باتیں چھوڑیں آئندہ کے لئے لکھ دیں کہ ہم یہاں ذبح نہیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا ہم ہرگز لکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم اپنی چاردیواری کے اندر گائے ذبح کریں گے اور اپنے ہندو بھائیوں کی دل آزاری بھی نہیں کریں گے۔

چنانچہ جب گورنمنٹ کو یقین ہو گیا کہ دونوں قوموں کے تعلقات اچھے ہیں۔ تو گورنمنٹ ہر سال بقرعید پر پولیس کو خود بھیجنے لگی۔ آپ کی وفات کے بعد لوگوں کی آنکھیں کھلیں کہ آپ نے اتنے بھاری کام کو کس طرح نبھایا۔ آپ کی رپورٹوں کا یہ اثر ہوا کہ کاٹھ گڑھ میں ذبح بقر کا دائمی حق قرار دے دیا گیا۔ (الحکم 28 جون 1934ء)

تلفی ٹڈی میں آپ کی مدد

1929ء یا 1930ء کا ذکر ہے کہ ہمارے علاقے میں اتنا ٹڈی دل آ گیا کہ افسروں کو اس کی تلفی کے لئے خاص کوشش کرنا پڑی۔ تمام پنجاب کے ہر ایک علاقے کے محکمہ سے گورنمنٹ نے آدمی لئے۔ یہ کام ایک ماہ تک برابر جاری رہا۔ ان کے انڈوں اور بچوں کو زمین کھود کھود کر تلف کیا جاتا۔ محترم دادا جان خود لڑکوں کے ساتھ مل کر تلفی ٹڈی میں مدد کرتے۔ مولوی فتح الدین ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت جالندھر ایک مرتبہ دورہ پر آئے اور دادا جان کو خود لڑکوں کے ساتھ کام کرتے دیکھ کر اور اپنی گرہ سے تیل خرچ کرتے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

چونکہ آپ امیر جماعت کاٹھ گڑھ تھے اس لئے آپ اپنا فرض سمجھتے تھے کہ ہر کام اپنی نگرانی میں کروائیں۔
(الحکم 7 جولائی 1934ء)

بدرسومات کے مٹانے کی کوشش

آپ بدرسوم مٹانے میں کثرت سے کوشاں رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میرے والد محترم عبدالرحیم خان صاحب اور چچا محترم عبدالمومن خان صاحب کی شادی پر گردونواح کے احمدیوں کو آپ نے اپنے دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ جاتے وقت انہوں نے آپ کو نیوتا دینا چاہا۔ آپ نے اسے منع کرتے ہوئے فرمایا میں نے آپ کو اس لئے تو نہیں بلایا تھا کہ ہمارے ہاں آ کر قیمتاً کھانا کھاؤ میں تو ایسی رسوم کو توڑنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے کسی سے نیوتا نہ لیا اور نہ کوئی کام رسمی طور پر کیا۔
(الحکم 14 جولائی 1934ء)

آپ ایسی شادیوں میں شامل نہ ہوا کرتے تھے۔ جس میں باجا، ڈھول، ناچ گانا یا کسی اور قسم کا تماشا ہو۔ یہ شادی کیسی ہی قریبی رشتہ دار کی کیوں نہ ہو آپ شرکت نہ فرماتے، ابھی آپ سلسلہ احمدیہ میں شامل بھی نہ ہوئے تھے تو لغویات سے اجتناب کرتے تھے۔

نیز آپ مختلف علاقوں میں رہنے والوں کو خود پر فخر کرنے کی عادت کو ناپسند کرتے تھے۔ کیونکہ بعض لوگ دوسروں سے برتر سمجھتے تھے اور اپنی لڑکیاں ان کو نہ دیتے تھے۔ محترم دادا جان نے اس ذات پات کے رواج کو ختم کرتے ہوئے اس بدرسم سے نکالنے کے لئے جماعت کو ابھارا۔
(الحکم 7 جولائی 1934ء)

بقیہ از صفحہ 2

عبدالوہاب خیر النساء سکالرشپ

یہ سکالرشپ صرف واقفین نو طلباء وطالبات کیلئے ہے جنہوں نے BS (چار سالہ) یا M.Sc ڈگری حاصل کی ہو۔

1	BS	ملیحہ عنبر	ڈاکٹر تنویر احمد	80.25	جی سی یونیورسٹی فیصل آباد	2841-B
2	M.Sc					کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی

نواب عباس احمد خان سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طلباء وطالبات کے لئے ہے جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کے بعد بیچلر آف انجینئرنگ میں داخلہ لیا ہو۔

1	انجینئرنگ	شکیب احمد	منظور احمد	87.82	فیصل آباد	NUST

خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طلباء وطالبات کے لئے ہے جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کے بعد بیچلر آف انجینئرنگ میں داخلہ لیا ہو۔

1	انجینئرنگ	اسامہ صدیق	محمد صدیق ضیاء	79.18	فیصل آباد	NUST

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

ایسے طلباء وطالبات جنہوں نے کسی منظور شدہ ادارہ سے B.A پاس کیا ہو اور اردو یا فارسی یا عربی میں اچھے نمبر حاصل کئے ہوں اور جس مضمون میں زیادہ نمبر ہوں اسی مضمون میں MA میں کسی منظور شدہ ادارہ میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

1						کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی
2						کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی
3						کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی

مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ان طلباء وطالبات کے لئے ہے جنہوں نے BS کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

1	کمپیوٹر سائنس					کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی

عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپ ان طلباء وطالبات کے لئے ہے جنہوں نے Bachelor of Electrical Engg. میں داخلہ حاصل کیا ہو۔

1	الیکٹریکل انجینئرنگ					کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی

(نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

❁ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اطلاعات واعلانات

اموال میں برکت

❁ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

”خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو یا وہ ایک ہی دانہ ہوتا ہے۔ مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو دانے پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا تعالیٰ کی اس قدرت سے ہی زندہ ہیں اور اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر بھی باقی نہ رہتا۔“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 170)

احباب جماعت سے نہایت مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے عطیہ جات دفتر خزانہ صدر انجمن میں فضل عمر ہسپتال کی مدّ میں جمع کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کے مریضوں سے چند گزارشات

❁ صبح 7:30 بجے پرچی بننی شروع ہوتی ہے۔ مریضوں سے گزارش ہے کہ صبح 9:00 بجے سے قبل اپنی پرچی بنوا لیا کریں۔ تا کہ ڈاکٹر صاحب کو بروقت دکھا سکیں اور وقت پر مطلوبہ ٹیسٹ ہو سکیں۔

ڈاکٹر صاحب کو دکھانے سے قبل چیک کر لیں کہ آپ کا تمام ریکارڈ یعنی نسخہ جات/ ایکسرے اور ٹیسٹس وغیرہ آپ کے پاس موجود ہیں۔

تمام آؤٹ ڈورز میں ہر پرچی کو ایک نمبر دیا جاتا ہے تا کہ آپ اپنی باری کا تعین کر سکیں۔ باری گزر جانے کی صورت میں آپ کو مشکل پیش آ سکتی ہے۔

شعبہ ایمرجنسی آپ کی خدمت کیلئے 24 گھنٹے کھلا ہوتا ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ بعض حضرات آؤٹ ڈور میں انتظار کی زحمت سے بچنے کیلئے ایمرجنسی میں آتے ہیں جبکہ مرض کی نوعیت ایمرجنسی کی نہیں ہوتی۔ اس طرح شعبہ ایمرجنسی پر غیر ضروری بوجھ پڑتا ہے اور ان کا کام بھی متاثر ہوتا ہے۔

بعض احباب اپنے بچوں کو علاج کیلئے کسی اور بچے کے ساتھ ہمسایہ یا دوسرے رشتہ دار کے ہمراہ بھجوا دیتے ہیں۔ گزارش ہے کہ والدین میں سے ایک فرد بچہ کے ہمراہ ضرور آئے۔

اگر سپیشلسٹ ڈاکٹر سے وقت نہ مل سکے تو کسی اور جونیئر ڈاکٹر کو دکھا لیں۔ اگر واقعی سپیشلسٹ کی ضرورت ہوگی تو ڈاکٹر صاحب ریفر کر دیں گے۔

مؤدبانہ التماس ہے کہ ہر ہسپتال کے آؤٹ ڈورز میں انتظار کی زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ لہٰذا اپنی باری کیلئے ہسپتال کے عملہ سے تعاون فرمائیں۔ نیز کسی بھی شکایت کی صورت میں انتظامیہ سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تقریب آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ختم قرآن شریف کی پُرمسرت تقریب پر 30 نومبر 1901ء کو آمین کی تقریب ہوئی جس میں حضرت مسیح موعود نے بطور شکر یہ ایک پُرتکلف دعوت دی اور مساکین اور یتامیٰ کو کھانا کھلایا۔ ایک دعائیہ نظم بھی حضور نے لکھی۔ اس موقع پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ آمین کوئی رسم ہے یا کیا ہے۔ حضور نے اس سوال پر مفصل تقریر کرتے ہوئے فرمایا ”میں ہمیشہ فکر میں رہتا ہوں اور سوچتا رہتا ہوں کہ کوئی راہ ایسی نکلے جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا اظہار ہو اور لوگوں کو اس پر ایمان پیدا ہو۔ ایسا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے اور نیکیوں کے قریب کرتا ہے اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر لاانتہا فضل اور انعام ہیں ان کی تحدیث مجھ پر فرض ہے۔ پس میں جب کوئی کام کرتا ہوں تو میری نیت اور غرض اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے۔ ایسا ہی اس آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے۔ یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں اور ہر ایک ان میں سے خدا کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہیں اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنی فرض سمجھتا ہوں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں۔ اس وقت جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھ لیا تو مجھے کہا گیا کہ اس تقریب پر چند دعائیہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا شکر یہ بھی ہو لکھ دوں۔ میں (جیسا کہ ابھی کہا ہے) اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں میں نے اس تقریب کو بہت ہی مبارک جانا کہ اس طرح پر دعوت الی اللہ کر دوں۔ پس یہ میری نیت اور غرض تھی۔ چنانچہ میں نے اس کو شروع کیا۔ اور جب یہ مصرعہ لکھا۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تو دوسرا مصرعہ الہام ہوا

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی میرے اس فعل سے راضی ہے۔“

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 194)

خبریں

نیٹو کی معافی مسترد پاک فوج نے مہمند ایجنسی میں فضائی حملوں پر نیٹو کی معافی کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ مقامی کمانڈر کی جانب سے منع کرنے کے باوجود بھی نیٹو ہیلی کاپٹرز نے پاکستان کی سلالہ چیک پوسٹ پر 2 گھنٹے تک شدید بمباری کی۔ترجمان پاک فوج نے کہا ہے کہ حملے کے سنگین نتائج نکل سکتے ہیں۔گزشتہ 3 سال میں نیٹو کے 8 حملوں میں افسروں سمیت 72 پاکستانی فوجی اہلکار جاں بحق اور 250 سے زائد جوان زخمی ہوئے ہیں۔

ٹیکسلا کے قریب ویگن حادثہ پشاور سے راولپنڈی جانے والی ویگن ٹیکسلا کے قریب تیز رفتاری کے باعث الٹ گئی اور ایک درخت سے ٹکرا گئی جس کی وجہ سے ویگن میں آگ لگ گئی۔ آگ پر قابو نہ پایا جاسکا جس کے باعث تمام مسافر جل کر ہلاک ہوگئے۔

عرب لیگ کی شام پر پابندیوں کی منظوری مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں عرب لیگ نے شام کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی منظوری دے دی ہے۔یہ پابندیاں شام میں کئی ماہ سے جاری بدامنی کی وجہ سے لگائی گئی ہیں اور ان کا مقصد شامی حکومت کو مظاہرین کے خلاف طاقت کے استعمال سے روکنا ہے۔پابندیوں کا فیصلہ ایک ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب شامی حکومت نے زمینی حقائق کا جائزہ لینے کیلئے عرب لیگ کے چار ہزار مبصرین کو ملک میں آنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا تھا۔

امریکہ میں طیارہ گر کر تباہ امریکی ریاست ایلی نوائے میں ایک چھوٹا طیارہ گر کر تباہ ہوگیا۔ جس کے نتیجہ میں 4/افراد ہلاک ہوگئے۔

سری لنکا میں سمندری طوفان سری لنکا میں آنے والے سمندری طوفان میں 19/افراد ہلاک ہوگئے جبکہ 43 ماہی گیر لاپتہ ہیں۔اور 41/افراد زخمی ہوگئے ہیں۔

فلپائن میں بم دھماکہ فلپائن کے شہر زیمبوانگا کے ایک ہوٹل میں بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 3/افراد ہلاک جبکہ 27/افراد شدید زخمی ہوگئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔نومبر	
طلوع فجر	5:20
طلوع آفتاب	6:47
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:06

مصر گیس پائپ لائن دھماکے سے تباہ مصری پولیس کے مطابق نامعلوم مسلح نقاب پوش افراد نے العریش شہر کے مغرب میں مزار کے مقام پر اسرائیل کیلئے گیس پائپ لائن کو دھماکے سے تباہ کردیا ہے۔ جس کے بعد اسرائیل کو گیس کی ترسیل رک گئی ہے۔

انڈونیشیا میں پل حادثہ انڈونیشیا کے جزیرہ بورینو پر پیش آنے والے پل حادثہ میں 10/افراد ہلاک ہوگئے۔جبکہ حادثے میں لاپتہ ہونے والے 30/افراد کی تلاش جاری ہے۔

میکسیکو میں شدید قحط میکسیکو میں شدید قحط سے ہزاروں کی تعداد میں لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ذرائع ابلاغ کے مطابق ملک کی 70 سالہ تاریخ کے بدترین قحط کے نتیجے میں لاکھوں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں جبکہ جابجا مردہ جانوروں کے ڈھانچے بکھرے پڑے ہیں۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ نومبر 2011ء مبلغ =/115 روپے بنتا ہے۔براہ مہربانی بل کی ادائیگی جلد از جلد کریں۔
(مینیجر روزنامہ الفضل)

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد خالی پلاٹ نمبر 22 محلہ نصیر آباد حلقہ غالب برائے فروخت، برقبہ 10 مرلہ بہترین لوکیشن نزد نیو جلسہ گاہ مناسب قیمت پر رابطہ ناصر احمد خان
03336474037,03036474037

FR-10